شبیر کا سر تھرّاتا تھا جب چہرہ چِھپاتی تھی زینب

شبیر کا سر تھرّاتا تھا جب چہرہ چِھپاتی تھی زینب
اشکوں میں وہ ڈوبا جاتا تھا جب آنسوں بہاتی تھی زینب

آواز یہ سر سے آتی تھی اے ثانیِٔ زہراء صبر کرو
بے تاب پیمبر ہوتے تھے جب نالہ سُناتی تھی زینب

اے موجِ بلا کچھ ٹھہر ذرا غم کتنے اُٹھائیگی خواہر
بچپن سے سُکوں کو ترسی ہے دُکھ پر دُکھ پاتی تھی زینب

اکبر پہ بکاء کرنے والی کچھ یاد تو کر لے بیٹوں کو
غم خوار تھی ایسی مولی کی غم اپنا چِھپاتی تھی زینب

شُعلوں میں جلے گھر کو دیکھے سہمے ہوئے بچّوں کو تھامے
لاچار نجف کو رُخ کر کے حیدر کو بُلاتی تھی زینب

کہتے ہیں کنارے دریا کے اک لاش میں جُنبش ہوتی تھی
بے پردہ رسن بستہ جس دم بازار میں جاتی تھی زینب

کہتی تھی سکینہ زینب سے اک ٹکڑا ہی چادر کا دے دو
دُکھیا کے ذرا دل سے پوچھو کس طرح مناتی تھی زینب

نیزے پہ چڑھا سر خوں میں بھرا بی بی کو دِکھاتے بھائی کا
محمل سے وہ سر ٹکراتی تھی جب نظریں اُٹھاتی تھی زینب

گھر پہنچی تو بھائی یاد آیا دروازے پہ دُکھیا بیٹھ گئی
سب اہلِ مدینہ روتے تھے، جب نوحہ سُناتی تھی زینب

کرتے ہیں مفضل مولی بیاں زینب کی مصیبت پر رولو
کس طرح جمالیؔ ہر صدمہ وہ دل پہ اٹھاتی تھی زینب

❋❋❋❋❋

PDF Created By:-
Abde Syednal Min'Aam TUS :- Moiz Nazar Ali Parsola +96597214514